کوئی شخص ہوتا تو یقیناً ایسے موقع پر اس کے پائے استقامت کو لغزش ہو جاتی۔ حضرت صہیبؓ کو کفار نے اسوقت ہجرت کرنیکی اجازت دی جب ان کے تمام مال و متاع لے لئے۔

ان تمام مصائب و آلام میں صحابہ کیلئے یہ خیال باعث مسرت تھا انہوں نے کفرستان مکہ سے نجات پائی تھی۔ حضرت ابوہریرہ اگرچہ سفر ہجرت سے پریشان ہوگئے تھے تاہم ان کی مسرت کا اندازہ اس شعر سے کیا جاسکتا ہے۔

یا لیلۃ من طولہا و عنائہا　　علی انہا من دارۃ الکفر نجت

کتنی لمبی اور تکلیف دہ رات ہے۔　　تاہم یہ بات تسکین دہ ہے کہ اس نے دار الکفر سے نجات دلائی۔

ہجرت کی مصیبت سخت ترین مصیبت تھی چنانچہ خود احادیث میں یہ الفاظ وارد ہیں۔ ان شان الھجرۃ لشدید یعنی ہجرت کا معاملہ نہایت سخت ہے۔

لیکن باوجود اس کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس مصیبت کو بھی مردانہ وار جھیل گئے۔ برگشتگی ایمان کہاں؟ ان کی پیشانی صبر و اطمینان پر ایک شکن تک نہ پیدا ہوئی۔ یہ تھیں وہ سخت ترین مصائب و آلام جنکے مقابلے میں انسان کا مذہب و ایمان پر برقرار رہنا نہایت مشکل ہے لیکن صحابہ کرام کے اندر اس قدر زبردست قوت ایمان تھی کہ انہوں نے ان مصائب کو برداشت کرتے ہوئے پختگی ایمان و استقامت کا وہ عملی ثبوت دیا جس کی نظیر قوموں کی تاریخ میں ملنا نہایت مشکل ہے۔ آج ہمارے سامنے بھی وہی اسباب و مصائب پیش آتے ہیں جو صحابہ کرامؓ کو پیش آئے تھے لیکن ہمارے ایمان و استقامت کے پیر ڈگمگا جاتے ہیں لیکن ایک وہ صحابہ کرام بھی تھے جن کے پائے ثبات کو ان مصائب کی وجہ سے ذرہ بھر لغزش نہ ہوتی تھی۔ آہ آج ہماری حالت اور صحابہ کرام کی حالت میں کس قدر فرق ہے۔

"ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بہ کجا"　　(فقط)

انتقال پر ملال

دار الحدیث رحمانیہ کے مشہور معقولی مدرس مولانا عبد السلام صاحب تقریباً ڈیڑھ ماہ مریض رہ کر ۱۳ر جولائی کی شب کو دنیائے فانی سے عالم جاودانی کیطرف رحلت کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کا فضل و کمال بالخصوص فنون معقولات کی لیاقت و استعداد ملک بھر میں مشہور تھی۔ مرحوم نے دوسری تصانیف کے علاوہ منطق کی مشہور کتاب حمد اللہ کی عربی شرح بھی لکھی تھی جسے چھپوانے کا ارادہ تھا لیکن افسوس عمر نے وفا نہ کی۔ حقیقت یہ ہے کہ ملک کا ایک غیر معمولی معقولی دنیا سے اٹھ گیا۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عنایت کرے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(ایڈیٹر)